

نحوه میزدخت

پاکستان سے

چہلہ خط

عرضہ بعدہ نہ وہ سنا کہ پاکستان کے ہیں میان خط و کتابت کا سلسلہ اکتوبر ۱۹۴۷ء سے شروع ہوا۔ تکمیلہ وہ اسلام
موقتنا سید ابوالحسن علی مددی کے نام پاکستان سے پہلائی طلبی اور دینی حلقوں میں معلم مصنفہ صرف چھینچ اپنے مذکور
مارکس کا مصوبہ ہوا۔ ہر قیادہ جمیلہ ایک نو مسلمہ تھا توں ہیں جو بیوی دی خاتون میں پیدا ہوئیں اور امریکہ کے مداریت گزینہ
ماحول میں پڑا ان چڑھیں اور کی مظہر بادر، بے چیزوں بروج بچیں بے حقیقت کی تھوڑی تھی۔ حق کی تلاش کے بعد ٹھڈا لاق بے انصرہ صور
کے ساحل ہرا دک پسوجایا، طویل سقوب و نکار اور تحقیقی مطالعہ کے بعد انھوں نے ۱۹۵۰ء میں اسلام قبول کیا۔ قبول اسلام سے پس بھر دی
انگریزی کی مشہور و مقبول راصل هنر کی حیثیت سے متعارف تھیں، قبول اسلام کے بعد انھوں نے مختلف اسلامی موسسات پر کمی گیں اور متعدد
کتابیں لکھیں، درج ذیل خط ان کے اسلامی جدیتی، وسیع مطالعہ، اور اعتدال اور توان اک آئینہ ہے۔ اس سطر کی بعض وہ میں احمد
کے دستے میں ہے کہ ”بیوی بچیں شخصی نام آئی“ ہے

لائچو - پاکستان
۱۹ اکتوبر ۱۹۷۳ء

سرے دینی بھائی !

عربی سخاوت

عربی شاعری کی روشنی میں

(آل انڈیا اسٹریٹجیک اسٹریٹز کا افراد کے سالتوں (جلسوں) میں مختلفہ بھوپال میں پڑھا گیا۔)

بجکار اسکی سالن پھنسنے لگی ہوا اور میرے تسلیم ہوئے نے لگا ہو
اخماودی ان المال بخوبی دستہ
ای ما وی ماں کو جب بھی خوب کرے ۷ ہوں
فنا دلہ مشکر رامسرہ ذکر
تو اپنے اسیں مشکر ہتا ہے اور آخونیں تذکرے رہتے ہیں
دہ اپنے خادم کو مخالف کر کے کہتا ہے کہ دکھو ہمان
کی فکر میں رہو اگر تم ہمان لے، تو میں تم کو العام کے طور پر
آزاد کر دوں گا۔ چنان پذیرہ کہتا ہے :-

﴿وَقَدْ فَانَ الدِّلْلُ لِيَلْ قَرْ
اَنْكُو جِلَادُ رَاتِ بُرْزِي هُنْدِیٰ ہے
وَالدِّرْجُ يَا عَلَامُ رِحْمَ حَسَّیٰ
اَوْرِ سِحْوَ اِبْحَی اَے عَلَامُ بُرْزِی سر رہے
لِمَلِ اَنْ دِبَرْسَهَا الْمُعْتَرِ
شاید اس اَنْکُو کو کوئی بچھیں شخص دیکھ لے

اگر تو کمیں سے بھان لے آئے تو تو آزاد ہے
 اسلام کے آنے کے بعد ہر لوگ کی خداوت میں کمی نہیں
 ہر لی بلکہ کچھ اضافہ ہی ہوا الجملہ بڑی حد تک سخاوت کا تھویر
 عربوں کی نظر میں دوسرے کی حاظرہ اوری ہے لیکن اگر دوسرا
 شخص جہان کی حیثیت رکھتا ہو تو اور خاص طور پر ہمدردی مدد
 بھی ہو تو پھر کہنا ہی کیا،
 جب اپنے جہان کی حاظرہ تو افغان میں اس حد تک
 پہنچ جاتے کہ اپنا مال و متاع تک جہان کے سامنے رکھ دے
 کہ اس میں جو اچھی سے اچھی چیز اپ کو پہنچ آئے قبول کر لیجئے
 وہ حالانکہ احساس اور حافظت عزت میں اسقدر پُر ہے جوئے
 تھے کہ اپنے اہانت آمیز رور کو برداشت کرنے کے مقابلہ میں جہان
 زیر یمن کو تو زیست دیتے تھے، لیکن جہان کے لئے اپنے کو گرانے
 اور تو افغان کرنے میں ذرا تکلف ہجوسیں نہ کرتے، ان کا نشان
 ہے تکلف کہتا کہ میں جہان کا خادم ہوں اور جب ہمایہ کا
 موقع نہ ہو تو میں ہسوار ہوں اور یہ کہ جہان کے سامنے
 تو افغان کے علاوہ مجھ میں کوئی دوسری ہلماں صفت نہیں
 یا اپنی جاتی، عربی شامبری کے مشہور گجراد بلوان حمار کا
 شتر ہے، اس افغان کے اصل اینی اس اجرے سے اپنے جہان کی خداوت

دیں مال بسح و شام هر فہرست میں
 س امداد (الذات داد) و مدد کفر
 سے صرف اسلام کے داراء کیا ہے، زیارتیں
 ماہیت ہی اشراف عین المعنی
 دولت آدمی کو کی نفع و پیشکش کرنے ہے
 شریعت یوم ما و صاف بھا لکھدی

چنانچہ سرب شاہراپی سخاوت کے سلسلہ میں اگلے بکراوی خی
لہٹ دالیں اگلے جلا نے کو اور راد بھی جگہ پر جلانے کو اپنی سخاوت کی
زیب داستان بناتا ہے۔

عرب سخی صرف اگلے جلا نے پر بری اکتفا ہیں کرتا تھا بلکہ
بادقات، وہ خوشبود ارکڑا یون کی اگلے جلا تاکہ اگلے هڑوں کی
نہ بینا ہو تو اسکا بیک سے سمجھ لے کہ قریب میں اگلے جل بری ہے
اوہ و بال ضیافت کی طلب میں آسکے۔ (بیوغ الادب للآلوسی)
عربوں کی اس اگلے کام کا مرد یہ ہیں ہوتا کہ جھول اجھا آنکھ
لیافت اور زارہ پا جائے بلکہ یہ بھی کام ہوتا کہ سردی کی کھوم
لئی اس سے نوک تاپیں اور اپنی سردی دو رکیں، چنانچہ ایسے کام
موقوفیوں پر تاپنے کا تذکرہ باقاعدہ آتا ہے، عربی کا مشہور شاعر
اسعفی اپنے مدد و حلق کی سخاوت کی تعریف میں مکتبا ہے۔
لعمہ کی مقدار لاحقہ سعید کشیر کے
میری بزار کی قسم بہت تماں گیاں ظاہر ہو، میں
علی ہنسوں فاد بالہفاظ حسرتی
اس اگلے کی روشنی میں بو کھلے میرانہ جلانے جاری تھی
لکتب ملقو و میں یعنی یصطلاح انہا
دھاگ بھڑاکی بزاری تھی دو مردی کھڑا اپنے ستمبر کیلئے دھماکے بے تھے
و بات علی القادر الہندی والملحق
ذدر اصلح اگلے پر اُدھنخمنے دلات کھاری ایک سخاوتی اور دو رکھلئے
رضیعی دبات شدی احمد تقاضہ
و دونوں ایکساں کے سینے سے دو دھرپتے ہوئے، میں
بالسکم دراج عوضی لاحقہ
انہوں نے چھاتی بانٹ کی تھی تاریک رات میں اس قسم کیا تھا کہ بھماں ایک دھر

سے جوانہ ہوں گے۔
ایک دوسرا شاعر کہتا ہے:-
خیا معرفتی ناس اس فعایہ الصلح
اے آگ کے جلانے والوں کو منکروں پشا برکی رات کے
نضیئی لسار آ خس اللہیل مقمر
مسافر کا راستہ روشن گرد جو کندھی عالت بیں چو اور رات کے آجی
حصہ میں آ رہا ہو۔

عربوں کے یہاں سردمی کا موسم تقریباً ۸-۹ ماہ کی تاریخ کے بعد
آتا ہے جبکہ دوران زمین کی ساری می شادابی ختم اور ساری سریالیں میں
پیکی ہوتی ہے اس لئے ایک طرف سے یہ زمانہ غزا اور سامان کی قلت
کا ہوتا ہے دبیں بارش بھی جاڑوں کے موسم میں ہوتی ہے لہذا موسم
سرما میں سردمی اور دیا دہنسوں ہونے لگتی ہے اور جاڑے کی بارانی
موسم کی سخت ہوا جس کو کہتی ہیں ایک طرف سخت سردمی کا دوسرا
طرف غزا و سامان کی قلت کی کیفیت۔ دونوں بائیں ہزوں روزہ رفتہ کی
هزارہت کو دوچینڈ کر دیتی ہیں اور سختی کے لئے سخاوت کو مشکل بناتی
ہے ایسے حالات میں سخت فرباذ اور ایثار کے سنبھال کے ساتھی
ختم ہوتا ہے۔

چنانچہ عرب اپنی سخاوت کے تذکرے میں اسی حکمت
بہت ظاہر کرتے ہیں کہ جیسی بیانات سخت جاگروں میں سخاوت کرتا ہو۔
عربی کے مشہور خاطر خش تصدق کے بارے اختار میں اس نے
سخاوت کی طرف اپنے انتشار میں اسی میں اسی میں اس نے
کا تذکرہ دیا ہے۔
۱۱۔ عبود آنات المسالا و کشفت
جب انسان کے تماہِ افغانی گر داؤ د ہو رہے ہوں اور

اسلحہ کی اہمیت اوھ طاقوں کے تو اسی میں

نہیں اس سے دل باشت قریب
زمیں کو حکم ہوا کہ سمدھ جائے اور
ملحے سے قریب ہو جائے چنانچہ اس کی
ذمہ رحمت ہی نے تھن کی، اور گو
دبر منہ کر سکا تھا مگر اس احصوں پر کہ
دار و دار نیت پر ہے، یہ خالص
ناحیہ توہہ کے لئے نکلا تھا، اس لئے

تملا طمڈاں دیتے ہیں خدا کے بھر رحمت میں
کن ہوں کی نہ انت سے جو دُوا نہ پکے ملیں

ج:۔ محمود الازبار ندوی دیم۔ ۱۔
۱۹۵۵ء میں امریکی وزیر دفاع کرتے
نے ایک چھ ماہ سا بیان دیا تھا جس پر آئی
سی نے تو بھی نہیں کی لیکن بعد میں وہ
عالم میں ایک اہم ہوڑ سے تعمیر کیا جا
بیان یہ تھا، ”میں اس کا تصور بھ
ر سکتا کہ امریکی صدر کو اپنی اسلامی استحصال
گا سوائے اس کے کہ ہماری جانوں ک
ت لاحق ہو جائیں، اور آج کیا ہو رہا
امریکا ساری دنیا کو ڈرا دھکا رہا۔
پنے زیر اذلانہ کی کوشش کر رہا ہے اس
میں یہ بات تو بالکل واضح ہے کہ اس
مرکانوں کی اپنی میدان میں آگے تھا۔
نہ کوت کو یا ہوتی ہے:

۵۔ عربی سخاوت عربی شاعری کی روشنی میں
اگر عزت نہ رہے تو اس کے حصول کی کوئی تدبیر نہیں ہے۔

درگ کی دہ ساعت بڑی صارک تھی
رعنی کے بچتے ہوئے دونوں کا جائزہ
نا، پنے سیا، اعمال نامہ پر غور کرنا
روشنی کی کوئی گرنہ تظریفی امید
بھی چنانچہ تو دکھائی دی جو
بزاریک میں کر کے شب تاب کا
نہ ہو۔ اب وہ ساعت آپنی تھی کہ
رکل، اور اس فانی زندگی کے ایندر
لی زندگی کے پارے میں غور کرے
وہ یاس دنا امیدی کے ایک اتحاد
ٹھکھائے رکھا، دل کی تڑپ و پھینی
یا محروم سا کسی ایسے رہیں کی تلاش
ہ بخات پتہ دے، دل کی بے تابی
تھی ہی کی دد اسی کیف میں بے کچھ
غیر معین کی طرف چل رہا تھا کہ
بیجا ان صورت نظر آئی بے اختیار
لے کی، کیا میری توبہ کی بھی کوئی
رول ہے ایسا جو میری دنگیری کے
کو ساحل سے ہمکار کرے۔

اور چلتا بنا مگر اس کا ہمیز چونکہ اب بیدار ہو چکا
ہ اس لئے فکر تھی کہ کوئی سہارا ملے، قسمت
نے یاد ری کی چلنے چلتے پھر کسی انجانے سے
مرٹ پھر ہو گئی اور اس سے بھی وہی اپنا
معصوم دکھنے کے لئے اس بھلے ماں نے ایک بارک
اور خدا ترسوں کی بھی کا پتہ دیتے ہوئے
بتایا کہ وہاں ایک بزرگ رہتے ہیں تم انکے
ٹلو اور کچھ دن اس لیتی میں گذارو۔ اس اجنبی
کی بات نے ایک بار پھر اس کے اندر امید کی
ایک دوڑ دوڑا دی اور یہ اس قریب صاحبو
کی طرف چل پڑا، مگر کاتب تقدیر کا ازالی خطر
کچھ اور ہی ہو چکا تھا،

بستی تک پہنچنا تو درکبار ابھی اُدھی
سافت بھی نہ طے ہوئی تھی کہ شیع حیات
چھڈانا نہ لگی، تا خیر بس اس میں ہوری تھی کہ
صلحاء کے امت اور نکوکار لوگوں کی روح نکالنے
والے اور شرار امت دبکر دار لوگوں کی روح
قبض کرنے والے دونوں فرشتوں میں بحث
شروع چوکی تھی، سید روحوں کو قبض کرنے

اب دیا ہاں فلاں کا دل میں آئے
 بزرگ شخص رہتے ہیں تم ان سے
 پس کر وہ تباہ رے در کار رمان
 بی ایک دو باتیں ہبھی بھیس کر دے
 لے اُرخ چر قدم ٹڑھانے لگا بھرم
 مصلحتی کرن دکھائی تھی اور خ
 بھیانک سی صورت جسے دیکھ کر
 والاؤ شہزادہ میر حمال میں روح نکالوں کا
 اس لئے کہ اس کی مخلصانہ نسبت دارا دے
 اور توبہ کے جزب نے مامنی کی سیاہیوں کو
 دھو دیا، اور جو روحوں کے قبض کرنے والے
 فرشتہ کی ہڈر تھی کہ ہمیں اس کے اعمال اس
 قابل ہیں کہ میں اس کا روح بیٹھن کر دیں، جب
 بات برھی تو ایک تیرے فرشتہ نے حکم کا

فرض انجام دیتے ہوئے فیصلہ کیا کہ بعد ہرگز
لقد ام مرحوم کشتوں کے توازن خطا کر جانے
فلانی اور جس نیک بستی کی طرف بمار ہا ہے
دو لوگوں کی سافت نابالی جائے۔ اگر بستی سے
ب وہاں سے ریکھتے ہوں گے۔

ن در دلشیش هفت بزرگ کے ہی
کچھ امیدیں بازدھ کر جلا تھا، بیکھڑا
ال درس ان سے اپنی داستان
قریب ہے جہاں کے ارادے سے نکلا ہے
تو سید روحیوں کو قبض کرنے نے والا فرشتہ
اس کا درج قصر کے مراودہ، اگر اس کے خلاف
میں دشمنوں رحوت

نے کے بعد پوچھا کیا اس کے خوبی
دیخت کی کوئی صورت ہے۔

متوحہ ہو سکتے ہیں کہ پسیں ۹ درویش
ایک بالشت قریب تھا ایرات بھی کہی جاتی
ہے کہ یہ قریب آئو دراصل اسی بستی سے تھا
کرننا پڑے اپنی

جذرہر سے چلا اخفا کمر ایک کے جزو برداشت و
اساں کی بیداری کی پرداخت شدراوندی کو جوش
آیا در خداوندی فرمان کے صلی اللہ عزوجلہ نہ
ب دیس میں ایک کا اخفا ذکر کے ستو

لر دوں، اس خیال کا آنا تھا
تین ان بندگی کا بھی فاتحہ نام کر دیا
بندھے حرنی طرف چلا آتا ہے تو میں اس کی طرف
دوڑ کر آتا ہوں وہ میری طرف ایک بالشت

جنگ کے لئے تیار ہے جو کیا اٹلی یونان کی وجہ
سے جنگ کر دیکا اور فرانسیسی مہندزی کی وجہ سے
ڑپ ریکھا۔ وفاتی جمود پر بروٹ کی وجہ سے جنگ
کر دیکا، اس میں کوئی بھی امر ممکن نہیں ہے اسی
میں نے عملی خبری کی تو زیج دیا۔

روس امریکہ کی قلمقوہ

امروقت روس اور امریکے
اسکو میں اسلام کے اڑوں کی تحرید کے معنی ہے
چیت کر رہے تھے حقیقتاً یہ ایک بخوبی محسوبہ
ہے دونوں بری طاقتیں۔ روس اور امریکہ۔
ایک دوسرے کا اسلام دیکھنے کا حق حاصل
کر لیں گی اس کی رو سے روس ۲۰ اگسٹ آمد ورن
رکھوں کے کا اور تقریباً ۳۰ عالم بمباء اور ایسی
اسلام کر سکے کا، اس طرح دوسری ۲۴ اگسٹ ورن
اوون ۲۵ جنگی کشہ ہیں اور ۲۰ ۲۵ ہوئے لوٹیں رکھیں۔
مسلم مسلح کے پردے میں اسلام کی کمی
کی اجازت کیوں دی کی جیکہ دونوں جنگیں ایسا
متفاہد ایک دوسرے کے اسلام کی کاش تیار کرنے
کے حق سے دستبردار نہیں ہوئے ہیں، قبل احمد کے
کوئی حملہ کرے یا احتیاج کرے۔

لے انتہا و صرفہ : روس کے پاس ۲۵

لے انتہا اور صرفہ : روس کے پاس ۲۵۰
ایسے راکٹ ہیں جو براخٹھوں کی خود کر سکتے ہیں
۲۵۰ راکٹ آباد نہ دیں پر نصب ہے اور ...
راکٹ متوسط دوری تک مار کرنے والے ہیں اسی
۲۵۰ راکٹوں کا ارتھ یوں پ کی طرف ہے اس عظیم
فووجی صرف کا کیا مقصود ہے سرکاری سلوکات سے
پتہ چلتا ہے کہ روس کی بھروسی تعداد کا ۱۔ یو ہیں
لیکن بعض خارجی اور روکی اہرین اسی میں لکھتی
زخاروف بھی ہیں لکھتے ہیں کہ عامہ میرزا نیکو مخفی
۳۰ سے ۴۰ فیصد تک ہے قابل ذکر بات یہ ہے
کہ یہ فوج جو براحتی اسلوک سے طیس ہے اور
اس کا عالم بھی مشکل ہے روس کی احتیاطی فوج
صرف ۲ لاکھ ہے اور جری فوجی احراست ہمیں
یہ ۲ سال اور بھر یہ ۳ سال کی ہے اور راکٹ
کے اڈوں میں ۳ سال کی ہوتی ہے جبکہ فوجی گڑخی
۲ سال کی ہے اسی شرط پر بوجاتی ہے اسی وجہ
کوئی حملہ کرے یا احتیاط کرے۔

اس طرح تمام ایسی اتفاقوں اور حملوں
کے باوجود احریک اور روس (ایسا ایس طرح فرانس،
برطانیہ، چین) ایک دوسرے کے اسلوک کی ہٹ تیار
کر لیں گے تو کیوں یہ دوڑھوپ اور شور و غمغا
فرانسیسی دفاع : اسی حالت مکمل خاموشی
میں دونوں کے رعایت کم نہیں ہونے گے، روس
کے ٹھوڑے کی طرح ایک دوسرے کے سمجھنے و مرتب
رہنے کے اور قدموں پر نلا ہیں اور کوئی رہیں گے کہ
کس طرح احتیاط ہے اور کہاں رکھنے والا ہوا
میں فرانس کا اپنے دفاع پر یقین کرنا کہ ممکن
ہے۔ جرزا باقی رکھو، اور یہ ناممکن شنجائے
ذخائی قوت کے ساتھ سہوازدی یہ حقول اسی
روسی فوج : قابل ذکر بات ہے کہ روس

کی خوج غیر سرکاری اطلاع کے معنی میں ہے کہ
افراد پر مشتمل ہے ۱۰۲ دویزن پیدا ہے ۱۵
دویزن بکتر بند، ۲ دویزن چاہ برد اور
سلجھ سے لیس ہے چیسا کہ ۱۷ ہزار نشانہ پر سمجھ
مذکونے والے توب خالوں پر مادر ہی اصر
سو نصف را کھوئی پڑا اس خوج کی تھیں سخن
کی گئی ہے ۲۳ دویزن ساکھوں کے چاروں طرف
پھیلے ہوئے تین دشپر دریا، دویزن شری
جر سی میں (۱۰ دویزن بکتر بند ہے)۔ اور بکتر بند
دویزن بوینا میں اور چند دشپر دریا جسی میں
دو بکتر بند ہی (تین ہیں ہیں اور ۱۰ دویزن
(۷ بکتر بند اچکو سٹو کیہ اور دس چاروں میں)
تو لفڑا اور بھرہ بائیکال کے روپ میں ہے تین بکتر بند

بے انخلاء رہتا ڈیکال اس اسلکم کو غور سمجھ لے۔
دشوار بیان : امریکہ اس وقت ہنگامی کی وجہ
میں پھنسا ہوا تھا اور یورپ کو اس کا انخلاء
بہت سی دشوار تھا، امریکی رائے خارجی حکومت
کے خلاف تھی۔ ایسی طویل عرصہ بھی ہنسی گزرا تھا
کہ امریکے نے دنیا کے چاروں طرف اپنی فوجوں
کو بھجنے میں دلچسپی کم کر دی، کیونکہ عوام انتقام
امور کو برداشت ہنسی کر پائے، فوجیں بھرات
سے دو چار لمحیں، ایسا میں موت سے گھوڑی بولی
لھیں اور یورپ میں بھی موت کا خطہ لا جئ تھا
مزید پر آں امریکی خود نا راضی تھے۔ یورپ کی
محاشرتی حالت کافی آچھی ہو گئی تھی امریکے نے
نیوکلیاری اسلو کی پھری بھی بنا دی تھی اسلئے
یورپ نے خوجوں کو مسلح کرنے میں دلچسپی
کم کر دی اور امریکے یورپ والوں کو مخاطب کے
کہنے لگا، تم تو مالدار لوگ ہو اپنے معاملات
پر خود عنور و خوفس کرتے ہو اور دفاع پر
یقین رکھتے ہو۔

امریکیہ کو نصیحت تھے کہ اس وقت وہ تفہاد کا شکار رکھا ایک
طرف تو اس نے یورپ کی سماںت میں آوارہ بنتے
کی اور یورپ کو نیوکلیانی اسلام دینے کی اجازت
ہنس دی بلکہ اپنے خلیفوں پر دباؤ دالا کہ اسکے
اسلحہ کو نہ رکھیں جس کی وجہ سے دونوں گروہوں
میں امریکیہ اور روس میں سیاسی اختلاف تھا
اور اس طرح یورپ نے اپنے آپ کو نیوکلیانی اسلام
کے مقابلہ سے فاصلہ پایا۔ اس معاملے نے جعل ڈیگا
کوناٹو سے علیحدگی پر آمادہ کیا۔ امریکی نا راضی
ہوئے اور اسکو جلد بازی پر محول کیا لیکن ڈیگا
نے روس کے دل میں جگہ بنائی اور لوگوں نے
فرانس کی علیحدگی سے پیدا شدہ حالات کو اچھے
طرح محسوس کیا اور ناٹو کے دروازے کھلکھلے
سے تغیری کیا۔

کو بعضی یورپی ممالک کی جانب سے خردی مخالف اور اعتراضات کا سامنا کرنا پڑا۔ فرانس اپنے دفاع کیسے کرے۔ یورپ کے متعدد دفعاء منصور کو کیونکر پاش پاش کی، اس قسم کے سوزا حقیقت سے بہت دور تھے کیونکہ بوئنگ فرانس مادر نے کہا کہ یورپ کی اجتماعی دفاع و اپالیسی خطاں اور دیم کے علاوہ پچھلی بھی نہیں۔ اور دفاع سوچنے سے نہیں ہو جاتا ہے بلکہ اس سے تو یہ کس دفاع پر لیقین کریں، اور کون سے دسائی اختیار کریں خاص طور سے اس وقت جب زمانہ مکاری کرے اور تیز روزی پر بھجو کرے۔ کیا برطانیہ صربی بولین کی وجہ سے اعلیٰ

کرنے پر قادر ہے، ایک جو کام عیارہ مذکور گھومند
سیاست ہنسی ہے بلکہ اللہ کے دین کی نصرت ہے
بے، اک تنفس و اک لمحہ یعنی کم و بیش
کیا تھبہ کہ جنہ و ستائی مسلمان اس میعاد رستہ پورا
اتریں اور اٹھ کی بھرپورہ برد برہ قت ائک ساختہ
سایہ فیکر ہے۔ آئین

ت

قد جو تحریک ایس یہ ہے جو ان عقیم ہوتے ہیں
قریب ہیں ایک عاحب لا باعث ہے جو بانی اس تھغیر
اور دیندار لوگوں میں شمار کئے جاتے ہیں رہا جس

کروہ جنت الفردوس میں ای مقام پاپکا اور اعلیٰ تعالیٰ
نے اسکی مخفیت فرمائی ہے۔ جو ایسا کام جو تھبہ ہے جو زل
خالجیں خرچ اسلام کے درستے میں قرآن سماں کی طرز
میری بیعت سات اولاد ہی اسلام و امان کے راستے
میں قرآن ہے۔ بہاں تک کہ سورہ یا حس اسلام ہے اول لا
پہ بجا کئے تھے اسی حادثہ کو ستر کی جو افسوس ہے تو وہ
یہاں کے تکڑائوں کی ناگاہت ازدواجی پر روایتی
لیکن کیا کیا جائے کہ مسلمان مسلمان نہ رہے اور
اللہ تعالیٰ نے اسے نہ رہے اور

خداوندوں اور بیانوں اور بیانوں و تباوں صورت کی
تھیں جو انکے جمایں۔ کیا فی خود اوبی خاص

خود ہے بیک بندے تمام ہاں کی تھاں جو انہیں
صیہو تھیں کی طرح جو نہ ہے تو اسی طرح
نہ کرتا ہے کہ دوسرے افراد کی تھوڑے احتیاط و احتیاط
بچھا دو رہا مگنی نائے کے مقابلہ میں نہ۔ تھیج ہے
اسی وقت جو جگہ تھعہ دزم ہو جکہ جن امور میں
وہ اورت کا شریعہ حمل جو کیا ہے فخر ہوتے ہیں
علماء تھوڑے ہوں اور بیانوں و تباوں صورت کی
تھیں جو انکے جمایں۔ کیا فی خود اوبی خاص

جس کا نام اتحاد ابو علی الزہبی ہے جو علمیتی جماعت سے
کہر اعلان رکھتے ہیں اور رسول علی مسیح کی محبت سے
سرشار ہیں، جناب غارق نے ان سے بیان برخی
کرنے کے لئے بتایا کہ وہ مہر دستان سے بیان برخی
تعلیماً تے بیان اور تدوین الحلال و الحرام سے فرازافت
حاصل کیا ہے۔ یہوں پرکار نوہ کا نام آیا۔ حاصل
ہمارے نظری کے وہ بساں کیا تمہارے نسبت سے اپنے علی
زندگی میں سے چوڑی جواب میں سے نہ عرض
کیا کہ ہم اپنے مولانا کے ایسا افراہ گیا میں سے بیس بیس
تلکن ان کے علمی و درود علی اقارب (برفعید) ۱۷
نسب کے مقابلہ میں قوی ہے، اور ان کے ادنی
عزاد میں سے بھی۔ یہ ستر کوہ علاقوں پر
خوش ہوئے اور درستک موردن کی بیرون اور
کوئی مطلع آصر رہا۔ اگرچہ علاقوں کا اعزام
کے بعد میں درجی بحث و تدوینت؛ بیان نہ درج ہوئے
بیٹھا یک چھٹے سے والٹھ سے سوارے درجی کے
سلام افسوس میں اک ہیگل کی لکھ جاتی تھی اور جتنی
کو اسلام ترک، عرب کے علماء کے رفقاء میں
اور عرب و ترک عارفیاء میں کوئی سلام افسوس کی بحث
نہیں دیکھی۔ آزاد اپنے علاقوتے تھے تلکن آج تو سلام
کی قسمت پر اقبال ہو گئے اسی نوہ میں درج نہ آئی بحث
قرآن میں ہے کیونکہ کوئی دو کمیں راثقی ہیں
کیا از مادر میں نہیں کی سمجھی، با ترس میں
ہم ہو گئے اپنی قسمی دیتے ہوئے ہم اکابر
شہد و حرمہ دریں کے اسرار میں ہشادت کا حرم
پی کر ایسا اور کوئی سمجھی کہ زیادا اصر وہ ملک اس
نا از جو شہادت اور اپنے بھجوڑے کو اپنے کو سمجھی کرے
یہ حاصل ہے اسی افسوس سے کافی تراز جو کہ اس
کے بعد میں درجی بحث و تدوینت کا اعزام ہوئے

کرنے کی وجہ سے اسی میں اپنے دعائیں دیں۔
لنوٹ بلیان یہ اشارہ کرنا بھی گئی ہے
کہ نزدیک میں مولانا کی تحریک کے ساتھ وہ
اسقدن نہم پوچھا ہے کہ جو حکیم فارغ ترین آتا
ہے اور نہ رکھ رکھے اپنا انتساب کرنا ہے
عرب بھائی اخیں ہوا ناکے اقارب سمجھتے ہیں
خواہ اس کا تعلق ہوا ناکی ذات سے ہے یا نہ ہے
یہ مولانا کی علیمت و محبت کی دلیل ہے مکنہ درست
ہے کہ ندوہ بخشیت ترکی ندوہ اسلامیہ قادرہ
عراقوں کے سامنے اس سے تربیادہ اسکاراف یہ جو ہی
سلک حروف چھتنا کر نہ رکھے کہ ہے اس طبق سید سلطان
سلطان بھی منافق نہ اٹھائیں۔ مثاید ہمارے کلیے
رووا در
بیجھنا
اوڑی
تلکوہری
تھرتہ ملنا
جھات
مولانا
ہیری
تفیکن اپنے
اعلیٰ
سنسنیسا
اوڑا در
بیجھنا

اگر دینی شماری کا انتہوں کے ساتھ بخداو کیا
جلئے۔ مجلس میں مشریک بانیہ اسکے ایک سائز
عالم نے مقامت کرتے ہوئے افریقیا کو علاحدہ بھی
اختلاف ملت کو مزید وحشت روکنے کے لیے اس
بستا کر دیا ہے اور اسے ہندو کو علیہ اپنے شکر
اعزوفی سے باہم ترسو کر اسلام و دین کی خدمت
سے مخلصانہ جدوجہد کریں اور تمام قوت کے
ساتھ تعاون کرے۔ شریعت عدالت پاٹھ کے
نحو اپنی حجاب دینے ہوئے کیا کر علیہ کار بخلافت
کام صائب برداشت کیا تھی کیا کرام مثاولت پیلیا۔

دہوری
کے
سادھی مقام
کے
ایک یاد
لطف

—
—

کرنے کی وجہ سے اسی میں اپنے دعائیں دیں۔
لنوٹ بلیان یہ اشارہ کرنا بھی گئی ہے
کہ نزدیک میں مولانا کی تحریک کے ساتھ وہ
اسقدن نہم پوچھا ہے کہ جو حکیم فارغ ترین آتا
ہے اور نہ رکھتے ہے اپنا انتساب کرنا پڑتا ہے
عرب بھائی اخیں ہوا ناکے قارب سمجھتے ہیں ہر یہ
حوالہ اس کا تعلق ہوا ناکی ذات سے ہے یا نہ ہے
یہ مولانا کی علیمت و محبت کی دلیل ہے لکھنور میں
ہے کہ ندوہ بخشیت ترکی ندوہ اسلامیہ قادرہ
عراقوں کے سامنے اس سے تربیادہ اسکاراف یہ جو ہی
اسکے حروفت چھتا کر نہ رکھتے ہیں کہ ہم سے سفارش
مسلمان بھی منافق ہے اسی سے ہم سے سفارش
رووا در
رمانے کیجئے ہو۔ واللہ اعلم

اگر دینی شماری کا انتہوں کے ساتھ بخداو کیا
جلئے۔ مجلس میں مشریک بانیہ اسکے ایک ساز
عالم نے تناقض کرتے ہوئے افرادیا کو علاحدہ ہی
اختلاف ملت کو مزید وحشت روکنے کے لیے اس
بستا کر دیا ہے اور اسے ہندو کو علیہ اپنے شکر
اعزوفی سے باہم ترسو کر اسلام و دین کی خدمت
سے مخلصانہ جدوجہد کریں اور تمام قوت اس کے
ساتھ تعاون کرے۔ شریعت عدالت پاٹھ کے درجہ
نے اپنی حجاب دیتے ہوئے کہا کہ علیہ کار بخلافت
کام صائب برداشت کیا تھا کیا کرام مثاولت پیلیا۔

پانیاں بھی سوریہ کی ایک خوبصورت
بندگاہ ہے جو حیدر سے ۵۴ میل کی طرف
ہے اور شہر پر آنکھ سوریہ کے سوا اعلیٰ شہروں کے درمیان
اچھا خاصہ اسلامی اور دینی انتہا ہے۔ یہاں
بے جسکا پانی پست کی طہرانہ اور تیکھا ہے اور
شہر سے گزرنے والی بھرا ہیں متوسطہ میں پانگر
ہے لیکن اس ہنگامہ کے لئے محدثوں کے لئے اسے
خوبصورت کی۔ یہاں کافر فوجوں جو جسم

دشمن وغیرہ کے دیندار طبقہ نے تعلق رکھتے
کے ایام لگزارنے کے لئے پہلے ہی سے خبر رکھا
تھا۔ یہ لوگ ہماری آدمیخواستی کا انکسار فر
پا برداورانہ تیام ملتے رہے اور ٹھیک دریکوئی
رہی خصوصاً محسر و حاکم کو نوجوان طلباء و حنفی
سیدوں کا سختی مددی اور فہرستان کی سب سیچی
کے سطح پر ایجاد بات کرتے رہے۔ ایکس
صلی میان مذکور انتہائی اور تبلیغی جماعت سے
اگری محنت اور آحلق ہے خصوصاً مومنان کی عین
اوہ دعویٰ تحریر دن اور اخلاص و عمل کر
خونوں سے یہ لوگ کافی متاثر ہیں۔ حرف یہ
بکری میں صحیح کے ہن جن علاقوں میں سماں
جن خلماز و ادیاء اور شرطیوں کی قبسوں میں

نیکیت میرزا کم سر لش ایسر الہ اگر ن علی ندوی
جماعت کا ذکر بڑے ہی احترام و محبت سے یاد
اللہ تعالیٰ افضل و کرم و دران مخلصین کی
ادر جد و حمد کا شرہ دستیخواز ہے کہ پندرہ سو سال
سلامان بھی سر لبون کئی بیان قابل عزت و احترام
درستہ تقسم چند کے بعد تو چند روتانی مسلمانوں
سے ایسا و دینی سلسلہ پر کافی مفریب لگی تھی جس
باہر کی دنیا پر بھی چیخنا اور ماہنی قریب میں یاد
گئی تقسم و تفہیم کا عادہ نہ بھی صرف پاکستان

جس عوام اور ایکوں نے علامہ
زندگی پر مقالات پڑھے۔ اس
مولانا عبدالمالک درسی سید علی
اور مولانا مناقر احسن کیلائی
کامو قع ملا۔ آج بھی جلسہ کی خاطر
نکا ہوں میں مصروف نظر آتا ہے
بھی علال و جمال کی کیفیت تھی جو
کی کیفیت میں محسوس ہوتی تھی
بار بینیں صحمد طور پر کراچی کے
یک چائے اسٹریٹ میں خار کا از پرتو
ہر رجہ فی نگری۔ ابھی ساخت
تھا اس موقع پر کام سیندھستان سے پہنچ

کی جائے مگر آج کے تقاضے اس دورے
بدل پچکے ہیں اور اب جملے ہوئے حالات بیس
پر یہ تقاضوں کے مقابلے علم کلام کو دعا
پڑے گا۔

حسن زاد علی سید سلیمان زندگانی کی
تجھے زیارت نصیب ہوئی اسوقت وہ سرایانہ
بن گئے تھے ان کو دیکھنے سے ایمان زارہ ہو جاتا
تھا پھرہ نور محض تھا۔

اتفاق سے سید رضا احمد کے انتقال
کے بعد نو ۵۰ میں جو خشم علیہ جلسہ ہوا اس
وقت بھی میں وہاں رحیثیت طالب علم وجود
تھا اس موقع پر کام سیندھستان سے پہنچ

۲۰۰ خیاروں پر مشتمل ہے اور اکٹھ زیر مکمل چیزیں اور آنٹا نامہ دشمن کے بڑے شہروں میں
کو تباہ کر دیں گے۔ اگر روس نے فرانس پر حملہ کی تو عقلمندی کا ثبوت دے گا اور قابلِ ناظر
کی جائے گی اور ملکن ہے کہ فرانس کے چند کا استارہ ملکوں ہو جائے۔ فرانسیسی اسلوگ اور در
کم اذکم نہ اٹھ رہا ذکر دینے لگا ہے، پھر نیز صارہ دوسری طاقتیں امریکہ اور ملکن ہے کہ پہلی طبق
سے خودست لے جائے اور اپنی اعلیٰ کم کے ذخیرہ اندر زمی کے اسباب ہونگے، اور میہماں کا مرخ بول
ذکر کو اس کے اختلاف کا سبزہ میں لگی جتا ہی اور بربادی کے شکل میں ملبدی جائے۔

یہ خیال تقابل اعلیٰ ان نہیں ہے کیونکہ کچھ بارے سفر میں صدر کیزٹری ہی نے مور دو بحث کی
دی اور روس کی وقت گوارا نہیں کی ہے جانتے ہوئے کہ امریکہ اور روس کی ۱۹۷۲ء کی طاقت
کی تفاصیل پر بیس اک آج فرانس اور روس میں۔
بہرحال ماہرین اس کو ایک اچھا اتفاق بتاتے ہیں۔ یورپی ممالک روس سے قریبی
کا رجحان رکھتے ہیں اور کم سے کم درجہ پر برابری کی سیاست پر ہے۔ جان خانیان والی
فرانس کے صدر کہتے تھے جب روسی سیفروں کی مذاقات کے لئے آتا تھا اور مطابر کرتا کہ خلاف قلم رو
نقشان دہ پیٹے ناٹش روکری جائے تو میں کہتا تھا بوٹ جاؤ یہ ایسا معاملہ نہیں ہے کہ میر
مذاقات یا بات پر بت کر دیں اور چوپنید و کہتے تھے کہ اس کی بنیاد اسی سیاست پر ہے جس کو ادا
روزیں اپنے یورپ کی کیونٹ پارٹی کے لیڈر) کہتے ہیں کہ اقتصادی تعلقات امریکی
مشغلوں کے بارے میں کہ امریکہ کے صلیف حمالک دباؤ میں آجائیں دو قوں طاقتوں میں قریبی
قلم کرنے میں یہ ممالک رائج ہوتے ہیں اور چاہتا ہے کہ یورپ عقائدی اصولوں پر بیس
سے اعتقاد کر لے اس کو دوسرے لفظوں میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ یورپ پر پاندیاں لگا
باۓ تا، روس کو دوسرے کے ملاقوں میں کھوئے چھرنے میں آسانی ہو۔
یہ باتیں سچ ہیں اور کوئی دلنشک کر گئی اٹھ رہیں۔ سچ ہے کہ بزرگ ہندو

فرانس مخصوصاً بپرنسپلیشن میں ہوتا اور کوئی مقابل نہ پوتا، مغربی ممالک کے تعلقات ایک دوے مسئلک ہیں اور اولیں و سیزدھ اس کے خلاف اس کی وحدت کی آزادی کی ضمانت ہے، بلکہ ایک ہوا دراںک طرح امریکہ کے خلاف بھی۔

اسی طرح بورپ کی مشترکہ مددگاری کے ارکان میں سیاسی وحدت کی ضمانت ناکافی ہے فرانسیسی مددگار کو مغربی ہر سی کو مشرق سے جاتنے کا سخطہ لاحق ہے اس کو سرگرمی دکھانا چاہیے فرانسیسی اخراج بدل کر لینا چاہیے اور اس طرح دوسرے عالم ہر سی کے دل میں اطمینان و مکون ہو جو جسمی کے مشیر عام طور پر جذبی اور رہا بری پر آقارب کی سیاست پر کامزن ہے بلکہ اس مشرق کرتا ہے وہ مزید بورپ کی سیاست کی طرف دور نہیں زیادہ چست اور تو اندازہ تر اور اسی طرح بورپ کی وحدت کی تشکیل کے لئے دوستک، حافظ کے لئے تائید

یادوں کے چار عزیز مرنگے کے پیغمبر و شریعہ اور افغانستان میں اسلام کی تبلیغ کرنے والے افراد کی حکایت

لماجی زندگی پر جھاٹے
زبان کار سکھا اپنے بول
اولاد اخطل کر دی کہ سائز
د گئے اور جوں نے غا
س چانسلر نے دن کو سچا
س سے داشتی تر وہ خود
نے دوسرا لفتاؤ
م لئے کہ دنیا کی کیا
م الخطایر ابھی موجود ہی
ب کے ملنے کے لئے جھوڈا ک
سولائیں عالم بھر دیا یا

باد سر قع مایسیر و هام
از حسن محدث کو یاد فرماد
پس پلے گئے بیس دهی
فرمایا که .
که تو وده کافر سلامان

بندوں نے فرمایا کہ میرا بیٹی کے دربارے افراد ہی
بندوں نے فرمایا کہ میرا بیٹی کے دربارے افراد ہی

